مولانا عزیز زبیدی مدظلہم العالی
(واربرٹن ضلع شیخوپورہ)

قسط نمبر ۴

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کیلئے قیمتی ہدیہ!

ح ۲۱:

"خَالِفُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ فِي خِلَافِهِنَّ بَرَكَةً" (عسكر) والصحيح انه قول عمر رواه العسكري في الامثال وعلى ابن الجوزي وابن الجعد الجوهري وفيه حفص بن عثمان وهو مجهول وابو عقيل وهو يحيى المتوكل العمري وهو ضعيف وجاء في رواية "شاوروهن وخالفوهن" قال القاري - قال السخاوي لم اعرفه مرفوعا بل يروى في المرفوع من حديث انس لا يفعلن احدكم امرا حتى يستشير فان لم يجد من يستشير فليستشر امرأة ثم ليخالفها فان في خلافها البركة وفي سنده ضعف وانقطاع ... وقال السيوطي هو باطل لا اصل له لكن في معناه حديث طاعة النساء ندامة - اخرجه ابن عدي ... والديلمي عن عائشة واخرج ابن عدي من حديث ام سعد بنت زيد بن ثابت عن ابيها مرفوعا طاعة المرأة ندامة واخرج الطبراني والحاكم وصححه من حديث ابي بكرة مرفوعا هلكت الرجال حين اطاعت النساء ... واخرج (اي عسكري) عن معاوية قال: عودوا النساء "لا"، فانها ضعيفة ان اطعتها اهلكتك وقال بعض الشعراء: ترك خلافهن من الخلاف - انتهى - وقال الالباني: طاعة المرأة ندامة، موضوع رواه ابن عدي واورده في ترجمة عنبسة وقال هو منكر الحديث وفيه عثمان العطار وهو يحدث عن قوم مجهولين بالعجائب وقال ابن الجوزي: لا يصح عنبسة ليس بشيء وعثمان لا يحتج ... وروى الحديث عن عائشة بلفظ: طاعة النساء ندامة

اخرجہ العقیلی وابن عدی والقضاعی والباطرقانی فی حدیثہ وابن العساکر عن محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ . . . وقال العقیلی : محمد بن سلیمان حدث عن هشام ببواطل لا اصل لها منها هذا الحدیث . . . وذکر السیوطی له طریقین آخرین عن هشام وشاهدا من حدیث ابی بکرۃ لکن فی احدهما خلف بن محمد بن اسماعیل وهو ساقط الحدیث وفی الطریق الاخر ابو البختری واسمه وهب بن وهب وهو وضاع واما الشاهد عن ابی بکرۃ فهو : هلکت الرجال حین اطاعت النساء، ضعیف اخرجه ابن عدی وابو نعیم فی اخبار اصبهان وابن ماسی فی آخر جزء الانصاری والحاکم واحمد من طریق ابی بکرۃ وفیه بکار وهو من جملۃ الضعفاء ۔ (انتهی ملخصا ۔ زبیدی)

ترجمہ : عورتوں کی مخالفت کیجئے، ان کے خلاف کرنے میں برکت ہے ؟

بعض روایات میں آیا ہے کہ ان سے مشورہ کرو، پھر ان کے خلاف کرو ۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت کی اطاعت ملال یا ندامت ہے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ عورت کی اطاعت کرکے مرد ہلاک ہوگئے حضرت معاویہؓ کا ارشاد ہے کہ "عورتوں کو لا، (نہیں) کا خوگر بنالو کیونکہ وہ کمزور ہیں ۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو وہ تمہیں ہلاک کردیں گی ۔" (ملخصاً)

اس سے مراد اور ملکی قومی مسائل ہیں یا وہ دینی مسائل، جن کا تعلق، تجربہ اور علم و تحقیق سے ہے، انفرادی اور جزئی امور نہیں ہیں ۔ اور نہ وہ امور ہیں جن کا تعلق بالخصوص صنفِ نازک سے ہے یا ان کے صنفی پہلوؤں سے اور وہ امور بھی نہیں ہیں جن سے آپ خود بھی مطمئن ہیں ۔ اور خود آپ کی رائے بھی وہی ہو جو انہوں نے ظاہر کی ہے ۔ بہرحال قرآن و حدیث کے مجموعی مطالعہ سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ مجموعی لحاظ سے عورتوں کا مقام "اسمبلی ہال"، نہیں ہے ۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ وہ عورت ہے اور عورت ہونا کوئی شرعی جرم ہے ۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان کی دنیا غذر رجہ محدود ہے تجربات محدود تر، قومی، ملکی اور بین الاقوامی مسائل مقتضیات اور دواعی کے سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیتیں محدود تر بن ہوتی ہیں ۔ باقی رہیں استثنائی صورتیں تو یہاں ان سے بحث نہیں ہے ۔ کیونکہ بات اس صنف کے جمہور اور اکثریت کی ہے ۔ اور وہ آپ کے سامنے ہے ۔ اس کے باوجود جو لوگ ان کیلئے صوبائی یا قومی اسمبلیوں میں سیٹیں مانگتے ہیں، وہ ان کے صرف سیاسی ہتھکنڈے ہیں اور ان کو اعتماد میں لے کر وہ ووٹوں کی گیارھویں کے لئے فضا کو سازگار بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

ایام میں زچگی کے دوران خصوصی ایام، طہر وغیرہ سے دینیات اور روحانیت اور دیگر جیسے ہی خصائص اور دانش کا ایک ایسا اثر رہتا ہے جس کی وجہ سے عورتوں کا ذہن اور مزاج کم متوازن رہتا ہے۔ اس سے ان سے عمالی توقع بھی کم رہ جاتی ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ اب بھی اپنے گھر ان کی رہنمائی میں رہنے کے لیے تیار ہیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ عورتیں بہرحال آپ کی خاص مشکور ہوں گی۔ تاہم ان سے دوسرا آپ کے سلسلے میں وہ تیور اپنے نام کریں گی، ہوسکتا ہے کہ آپ کبھی شاید اس سے اتفاق نہ کریں۔"

ح ۲۲:

"اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ" (انسؓ) رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب وقال: وکان سفیان بن عیینۃ یدلس فی ھذا الحدیث فربما لم یذکر فیہ عن وائل عن ابنہ وربما ذکرہ۔ انتھی۔ وقال الذھبی: کان یدلس لکن المعھود منہ انہ لا یدلس الا عن ثقۃ وکان قوی الحفظ۔ انتھی۔ وکذا قال الحافظ فی طبقات المدلسین صفحہ ۱۔ انتھی۔ ترمذی۔

ترجمہ: "حضرت صفیہؓ کا آپؐ نے ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا تھا۔"

نکاح کے بعد "قران السعدین" کی خوشی میں جو ضیافت اور دعوت دی جاتی ہے اسے دعوتِ ولیمہ کہتے ہیں۔ اس سے غرض اعلانِ نکاح اور خوشی میں دوسروں کو شریک کرنا ہوتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ دعوتِ ولیمہ عقدِ نکاح کے بعد یا رخصتی کے بعد یا جب کبھی ہونی چاہیے یا کیا؟ تو یہ صرف علمی موشگافیاں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ جب اور جیسے حالات اجازت دیں، ولیمہ کی تقریب کا اہتمام ہوسکتا ہے، ہاں رخصتی کے بعد ہو تو زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولیموں کا یہی انداز تھا۔ تاہم پہلے اور پیچھے کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

یہ دعوت صرف پہلے دن ہوسکتا ہے یا دوسرے تیسرے اور ہفتہ تک بھی اس کی گنجائش ہوتی ہے؛ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ ہفتہ تک کی جاسکتی ہے۔ امام شوکانیؒ دو دنوں تک کی اجازت دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں، اس کے بعد مکروہ ہے۔ (نیل) ——— ولیمہ مکرر ہوسکتا ہے بشرطیکہ مدعوین نئے ہوں۔ (ابن العربی)

اختلاف ہے کہ یہ فرض ہے یا واجب یا مستحب؛ تاہم اس امر پر سب متفق ہیں کہ دعوتِ ولیمہ ہونی چاہیے۔ اور یہ بھی کہ اس میں امیروں اور دولتمندوں کے علاوہ غرباء کو بھی ضرور مدعو کیا جائے، ورنہ یہ کھانا

"شر الطعام طعام الولیمۃ یدعیٰ لہا الاغنیاء ویترک الفقراء" (بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ)

دوسری بات یہ کہ اس دعوت میں کیا ہونا چاہیئے، گوشت، چاول، پھل یا چائے مٹھائی وغیرہ: سو یہ جیسی کسی میں استطاعت ہو کرے۔ سب کی اجازت ہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ وہ بخل اور تنگدلی کی آئینہ دار نہ ہو۔ جو ہو سکتا ہے اس میں عمداً کمی نہ کیجیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولیمہ میں بکری کا گوشت بھی دیا تھا۔ اور ستو، کھجور، گھی اور پنیر کا مالیدہ بھی — جیسے حالات، ویسی بات — اللہ اللہ خیر سلا!

ہاں دعوت ولیمہ میں اگر ناجائز امور کی بھی نمائش اور گنجائش رکھی گئی ہو، جیسے شراب وکباب، سودخوروں اور بے نمازوں کی ریل پیل وغیرہ۔ تو پھر حکم ہے کہ اس میں شرکت سے پرہیز کی جائے۔ جیسا کہ بعض دعوتوں میں گھر میں تصاویر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا (ابن ماجہ، ابوداؤد اور مسند احمد) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسی دعوت ولیمہ میں شرکت کر کے شدید ذہنی کوفت اور کرب کی شکایت کی تھی۔ (ہدایہ) امام مالکؒ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

اگر شرعی طور پر ولیمہ قباحت سے پاک صاف ہو اور پھر شرکت سے کترائے اور بلا وجہ ٹال دے تو یہ گناہ ہے:

"ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ" (بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ وقیل ھو من قولہ)

ہاں اگر کوئی شخص بن بلائے شرکت کرتا ہے تو چور اور ڈاکو تصور کیا جاتا ہے:

"ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقًا وخرج مغیرًا" (ابوداؤد)

ہم دیکھتے ہیں کہ عمومًا دعوت ولیمہ میں اغنیاء اور رفقاء کی بھیڑ ہوتی ہے۔ غرباء نہیں ہوتے یا برائے نام ہوتے ہیں۔ مگر ایسے موقعوں پر مانگنے والوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس دن ان کو پرے رکھا جاتا ہے۔ یہی اندیشہ ہے کہ خدا کے ہاں شاید اس سلسلے میں ان سے اس کی باز پرس ہو۔

ختنہ پر بھی بعض لوگ دعوت ولیمہ کا اہتمام کرتے ہیں مگر حضرت عثمانؓ نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ جمہور کا نظریہ ہے کہ جائز ہے (نیل)

اصل بات یہ ہے کہ منکرات سے پاک دعوت کوئی ہو، اجتماعی شوکت، مسرت اور مساکین کے سلسلہ میں مواسات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مطلوب بھی ہے۔ واللہ اعلم۔ (باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ)